

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
۱۹ دلائل پہلوؤں کا شاندار تذکرہ

زہیرِ کامل

(مفید اضافوں اور تخریج و حوالہ جات کے ساتھ جدید ایڈیشن)

مولانا عبدالمجید سوہدروی

ناشر

مسئلیکیشنز

سوہدرہ (گوجرانوالہ)



حرف چند

سیرت النبی ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے۔ تاریخ انسانی میں کوئی دوسری شخصیت ایسی نہیں جس پر اس قدر گرانقدر لٹریچر تیار کیا گیا ہو۔ یہ سلسلہ روز بروز افزوں تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سیرت نگاروں کا یہ قافلہ ہر ملک اور ہر زبان میں موجود ہے۔ سیرت نگاری میں جو عزت اردو زبان کو حاصل ہوئی شاید دنیا کی کوئی دوسری زبان، جزو عربی کے اس کی حریف نہیں ہے۔ راقم الحروف کو سیرت کے مختلف پہلوؤں پر چھوٹی بڑی تین ہزار کتب صرف اردو زبان میں دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اس ذخیرہ سیرت میں اصول سیرت پر مبنی اعلیٰ درجے کی کتب ہیں تو دوسری طرف ایسی کتب بھی تحریر کی گئی ہیں جو روایت و درایت کے اصولوں کے منافی اور تحقیق کے میزان میں فروتر ہیں۔ ”رہبر کامل“ اس ذخیرہ سیرت میں ایک منفرد کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔

مذہب عالم میں ہر مذہب کے ساتھ ایک مرکزی اور برگزیدہ شخصیت کا وجود ملتا ہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام سے سیدنا مسیح علیہ السلام تک کیسے کیسے جلیل القدر انبیاء و رسل گزرے ہیں، اسی طرح برصغیر میں بدھ مت، جین مت، ہندو مت، آریہ سماجی اور سکھ مذاہب کی شخصیات میں گوتم بدھ، رام چندر، کرشن جی، سوامی دیانند سرسوتی اور گرو نانک کے نام لائق ذکر ہیں۔ اسی طرح زرتشت، مانی، مزدک، اور کنفیوشس جیسی مذہبی شخصیات کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ مگر ان تمام آسمانی اور غیر آسمانی مذاہب کی شخصیات میں کوئی ایک بھی ایسی نہیں کہ جس کی سیرت کو اس اہتمام سے مرتب کیا گیا ہو۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی سیرت کو نہ صرف یہ کہ ہزاروں سیرت نگاروں نے مرتب کیا ہے بلکہ ان میں ایک خاص تعداد ان مصنفین کی بھی ہے کہ جنہوں نے مسلمان نہ ہوتے ہوئے بھی آپ کی سیرت پر قلم اٹھایا ہے۔ ان حضرات میں سے کچھ نے مثبت اور چند ایک نے تنقید و تنقیص سے بھی کام لیا ہے۔ جس کا جواب سیرت نگاروں نے مدلل انداز میں فراہم کر کے دفاع سیرت کا حق ادا کیا ہے۔ آپ کی سیرت نگاری کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ اس وقت بھی کم و بیش پچاس زبانوں میں سیرت کا سرمایہ موجود ہے۔

”رہبر کامل“ ﷺ ذخیرہ سیرت میں ایک منفرد کتاب ہے۔ اردو زبان میں اس اسلوب اور پیرائے میں بہت کم لکھا گیا ہے۔ اس کتاب کے مصنف کا علمی دنیا میں ایک معروف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق اشاعت برائے مسلم پبلیکیشنز محفوظ ہیں

نام کتاب رہبر کامل ﷺ
مصنف مولانا حکیم عبد المجید سوہدروی
نیا ایڈیشن پندرہواں جولائی 2008ء
تعداد 1100
ناشر مسلم پبلیکیشنز سوہدرہ گوجرانوالہ
مدیر حکیم محمد ادریس فاروقی
مطبع انٹرنیشنل دارالسلام پرنٹنگ پریس لاہور

ڈسٹری بیوٹر

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیویارک

ہیڈ آفس و مرکزی شوروم • 36- لورمال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 0322-8484569 موبائل: 7354072 فیکس: 0092 42 7240024-7232400-7111023-7110081

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703 موبائل: 0322-4439150

• 260-Y بلاک کمرشل ایریا، فیز III ڈیفنس، لاہور فون: 042-5084895 موبائل: 0321-4212174

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

• اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 0092 51 2281513 موبائل: 0321 5370378

• کراچی مین طارق روڈ، (D.C.HS / 110,111-Z) ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی

فون: 0321-2441843 موبائل: 4393937 فیکس: 0092 21 4393936

فہرست مضامین

| | | | |
|----|---|----|--|
| ۳۲ | ام ایمن رضی اللہ عنہا کا احترام | ۱۵ | عرض ناشر |
| ۳۳ | رضاعی ماں کی سفارش | ۱۷ | دیباچہ |
| ۳۳ | حقیقی ماں سے محبت | | پہلا باب: آنحضور ﷺ ایک بیٹے کی حیثیت میں |
| ۳۴ | قابل تقلید بچپن | | |
| ۳۴ | بچوں کے لیے کامل نمونہ | ۲۲ | آپ کی ولادت |
| ۳۵ | ابو طالب کی شہادت | ۲۲ | ولادت پر خوشی |
| ۳۵ | گھر کی لونڈی کی شہادت | ۲۳ | اسم شریف کا اعجاز |
| | دوسرا باب: آنحضور ﷺ ایک شوہر کی حیثیت میں | ۲۴ | بچپن کی برکات |
| | | ۲۵ | آپ ﷺ کی برکت کا اثر |
| ۳۷ | حضور ﷺ کے نکاح | | سواری پر |
| ۴۰ | آپ ﷺ کی کثرت ازدواج کے اسباب | ۲۵ | آپ ﷺ پر بادل کا سایہ |
| ۴۲ | ازواج رضی اللہ عنہن سے حسن سلوک | ۲۵ | آپ ﷺ کا پہلا انشراح صدر |
| ۴۲ | حضور ﷺ کے قیمتی ارشادات | ۲۶ | ایک کاہن کی پیش گوئی |
| ۴۳ | بیویوں سے طرز عمل | ۲۷ | رضاعی ماں کی خدمت |
| ۴۳ | ازواج رضی اللہ عنہن میں مساوات | ۲۷ | بے عیب بچپن |
| ۴۴ | بیویوں کی دلداری | ۲۸ | آپ ﷺ کے بچپن کا ایک عجیب واقعہ |
| ۴۵ | ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دلداری | ۳۰ | والدین کا ادب و احترام |
| | | ۳۱ | رضاعی ماں کا احترام |

نام ہے۔ آپ کے قلم سے متعدد کتب لکھی گئی ہیں جن میں ایک دو مختصر کتابیں سیرت پر بھی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے جو حسن قبول ”رہبر کامل“ ﷺ کو بخشا ہے وہ لائق توجہ ہے۔ مولانا عبد المجید سوہدروی ایک عالم اور محقق ہیں۔ انہوں نے کتاب و سنت کے مسلک کی تبلیغ و اشاعت میں اپنے قلم کو وقف رکھا۔ اردو زبان کی دینی صحافت میں ان کے رشحات قلم یادگار ہیں۔ پیش نظر سیرت کی کتاب میں انہوں نے حیات طیبہ اور اسوۂ حسنہ کے انیس ۱۹ مختلف مگر ضروری پہلوؤں پر بڑی عمدگی سے مواد فراہم کیا ہے۔ ان ابواب کے مطالعے سے طبیعت میں حسن عمل کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کی جن متنوع حیثیات کو اس کتاب سیرت میں پیش کیا گیا ہے ان میں آپ کی حیثیت کو ایک بیٹے، شوہر، باپ، مبلغ، جرنیل، فاتح، حکمران، زاہد، عابد، منصف، طبیب، سخی، شہری، پیر و مرشد، معلم، خوش مذاق، تاجر اور مصلح کے بطور پیش کیا گیا ہے اور آخری باب میں آپ ﷺ کی صورت و شمائل کا خوبصورت مرقع فراہم کیا گیا ہے۔

سیرت کی اس کتاب کے ان تمام ابواب میں جن واقعات کو پیش کیا گیا ہے ان کا استناد اس تحریر کو ایک علمی وقعت عطا کرتا ہے۔ کتاب کے بارہویں اور تیرہویں ایڈیشن میں اس کے اہم حوالوں کی تخریج بھی موجود ہے۔ اس کتاب کا اسلوب بہت سادہ، رواں اور شگفتہ ہے جس سے قاری کی دلچسپی مطالعے میں شروع سے آخر تک برقرار رہتی ہے۔ کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم دیکھئے کہ اس کے ابھی تک ۱۳ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ میری رائے میں مناسب تبدیلی کے ساتھ اس کتاب کا دنیا کی دیگر زبانوں میں ترجمہ ضروری ہے۔ موجودہ ایڈیشن طباعتی ذوق کے اعتبار سے لائق تحسین ہے۔ کتاب دیدہ زیب اور جاذب نظر ہے۔ اس کا مطالعہ سیرت کا ایک ذوق پیدا کرتا ہے جو بالآخر حسن عمل کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اپنی انہی خصوصیات کے باعث یہ تصنیف عامۃ الناس، علماء، طلبہ اور خطیب حضرات میں پذیرائی حاصل کر رہی ہے۔ مولانا محمد ادریس فاروقی بانی و سرپرست ادارہ مسلم پبلی کیشنز سوہدرہ لائق مبارکباد ہیں جو اپنے جد محترم مولانا عبد المجید سوہدروی کی کتب کو شائع کر کے ملک و قوم ایک گونہ مستفید کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

پروفیسر عبد الجبار شاکر، بیت الحکمت، لاہور

| | | | |
|----|--|----|---|
| ۳۵ | عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی دل داری | ۵۸ | حضور ﷺ اور ازواج رضی اللہ عنہن |
| ۳۶ | عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ایک واقعہ | ۵۹ | محبت کے اسباب |
| ۳۷ | ازواج کی آپ ﷺ سے الفت | ۵۹ | حضور ﷺ کی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے |
| ۳۸ | آپ کا ازواج سے برتاؤ | | لافانی محبت |
| ۳۹ | نبوی تعلیم کا ازواج پر اثر | ۶۰ | آپ ﷺ کا کامل نمونہ |
| ۳۹ | عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے جویریہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں | | تیسرا باب: آنحضور ﷺ ایک باپ کی حیثیت میں |
| ۵۰ | عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے زینب رضی اللہ عنہا کے بارے میں | ۶۱ | حضور ﷺ کی اولاد و احفاد |
| ۵۰ | عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں | ۶۳ | حضور ﷺ کا ایک معجزہ |
| ۵۰ | عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے سودہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں | ۶۵ | اولاد کی شادیاں |
| ۵۰ | عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے شادی | ۶۶ | شادیوں میں بے تکلفی |
| ۵۱ | حضور کی ازواج رضی اللہ عنہن کو ہدایت | ۶۶ | سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی مثالی |
| ۵۱ | ازواج رضی اللہ عنہن کو تبلیغ دین کا حکم | | سادہ شادیاں |
| ۵۱ | ازواج رضی اللہ عنہن مطہرات اور تبلیغ | ۶۸ | رقیہ رضی اللہ عنہا و ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی |
| ۵۲ | عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا علمی مقام | | سادہ شادیاں |
| ۵۲ | بیویوں کو وعظ و نصیحت | ۷۰ | حضور ﷺ کی اولاد سے محبت |
| ۵۳ | بیویوں کی روحانی و جسمانی بالیدگی | ۷۰ | فرزند کی وفات پر تاثرات |
| ۵۵ | کامیاب شوہر | ۷۲ | نواسی سے محبت |
| ۵۵ | ازواج رضی اللہ عنہن پر حضور ﷺ کا رنگ | ۷۲ | ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے محبت |
| ۵۶ | عورتوں کی اصلاح | ۷۲ | حسین رضی اللہ عنہ سے محبت |
| | | ۷۵ | فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے محبت |

| | | | |
|-----|---|----|--|
| ۹۳ | وعظ و تبلیغ کا نبوی انداز | ۷۸ | اولاد کی تعلیم و تربیت |
| ۹۵ | حضور ﷺ کا اضطراب | ۷۹ | حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی تربیت |
| ۹۶ | حریص علیکم | ۷۹ | شائستہ اولاد |
| ۹۷ | حضور ﷺ کا مؤثر انداز تبلیغ | ۸۰ | مہذب اولاد |
| ۹۷ | صحابہ رضی اللہ عنہم کی نگاہ میں تبلیغ | ۸۰ | سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی بے مثال ذہانت |
| ۹۸ | تبلیغ کا مقام | ۸۲ | سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بے نظیر فطانت |
| ۹۹ | تبلیغ کے چار اہم محرکات | ۸۳ | اولاد پر حضور ﷺ کا رنگ |
| ۹۹ | جامع اوصاف مبلغ | ۸۴ | نبوی تعلیم کا اولاد پر تا آخر اثر |
| ۱۰۱ | مبلغ کے سات ضروری اوصاف | ۸۵ | سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر حضور ﷺ کا اثر |
| ۱۰۱ | داعی الی اللہ | ۸۶ | صحیح تعلیم و تربیت کے دور رس |
| ۱۰۲ | عملی نمونہ | | اثرات |
| ۱۰۲ | حکمت و موعظت | ۸۸ | حضور ﷺ کی شادی شدہ اولاد کو تعلیم |
| ۱۰۳ | اجتماعی تبلیغ | | چوتھا باب: آنحضور ﷺ ایک مبلغ کی حیثیت میں |
| ۱۰۳ | صبر و استقلال | ۹۰ | حضور ﷺ کو اللہ کا حکم |
| ۱۰۳ | قربانی و جانثاری | ۹۱ | حضور ﷺ کا امت کو حکم |
| ۱۰۶ | استعانت و استغفار | ۹۱ | حضور ﷺ کی تبلیغی حیثیت |
| ۱۰۷ | تبلیغ میں اسوہ رسول ﷺ | ۹۲ | آپ ﷺ کا حجۃ الوداع پر خطاب |
| ۱۰۸ | محمدی نصاب تبلیغ | ۹۳ | تبلیغ صرف علماء کا کام نہیں |
| | پانچواں باب: آنحضور ﷺ ایک جرنیل کی حیثیت میں | ۹۳ | تبلیغ صرف تقریر و تحریر سے نہیں عمل سے بھی ہوتی ہے |
| ۱۱۱ | بعض اہم غزوات ایک نظر میں | | |
| ۱۱۲ | غزوات نبوی کی شاندار کامیابی | | |

| | | | |
|--|-----------------------------------|-----|--|
| ۱۲۵ | جان ڈیون پورٹ کی شہادت | ۱۱۳ | حضور ﷺ کی شجاعت و بہادری |
| ۱۲۵ | اسپین کے مقتولین | ۱۱۴ | شیر خدا کا چشم وید بیان |
| ۱۲۵ | حضور ﷺ کی تدبیر | ۱۱۵ | حضور ﷺ اور عرب کا مشہور سپہ سالار |
| چھٹا باب: آنحضور ﷺ ایک فاتح کی حیثیت میں | | ۱۱۵ | حضور ﷺ اور عرب کا مشہور پہلوان |
| ۱۲۶ | عام فاتحین کا حال | ۱۱۶ | حضور ﷺ کی جنگی قابلیت |
| ۱۲۶ | فاتح عرب ﷺ کی شان | ۱۱۶ | نیولین اور وارلہو |
| | رحمت و رافت کے آٹھ دروازے | ۱۱۷ | غزوہ احد کا نقشہ |
| ۱۲۷ | حضور ﷺ کا عفو عام | ۱۱۸ | مجاہدین اسلام کی شان |
| ۱۲۸ | دوسرے فاتحین کا رویہ | ۱۱۸ | حضور ﷺ کی فوج سے ہمدردی |
| ۱۲۹ | ڈین پول کی رائے | ۱۱۹ | واشنگٹن کا واقعہ |
| ۱۳۰ | فاتح عرب ﷺ کی عاوت مبارکہ | | عرب کا جرنیل سپاہیوں کے شانہ بشانہ |
| ۱۳۱ | فاتح عرب ﷺ کی اپنی قوم کو ہدایت | ۱۲۰ | حضور ﷺ کی حکمت عملی |
| ۱۳۲ | حضور ﷺ کا قیدیوں سے سلوک | ۱۲۲ | محاصرہ طائف |
| | قیدیوں کے بارے میں دنیا کا دستور | ۱۲۳ | صلح حدیبیہ |
| ۱۳۲ | حضور ﷺ کی اسیران جنگ سے مروت | ۱۲۳ | حضور ﷺ کی بے نظیر دانش مندی |
| ۱۳۳ | دشمن قیدی کا بیان | ۱۲۴ | عرب کا فرانس، امریکہ اور انگلستان سے تقابل |
| ۱۳۴ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک رائے | ۱۲۴ | ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کی مثال |

| | | | |
|--|--|--|---|
| ۱۵۰ | معاہدہ یہود کے فوائد | ۱۳۴ | حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا مشورہ |
| ۱۵۰ | کیا اسلام بزور شمشیر پھیلا؟ | ۱۳۵ | آپ کا بے پایاں لطف و کرم |
| ۱۵۰ | آپ ﷺ کی سادگی | ۱۳۵ | غزوہ بنی مصطلق کے قیدی |
| آٹھواں باب: آنحضور ﷺ ایک زاہد کی حیثیت میں | | ۱۳۵ | غزوہ حنین کے قیدی |
| ۱۵۳ | آپ کا زہد و ورع | | حضور ﷺ کی شان رحمت و رافت |
| ۱۵۵ | پیٹ پر پتھر | ۱۳۶ | حاتم طائی کی بیٹی سے سلوک |
| ۱۵۵ | آپ ﷺ کا بستر | ۱۳۸ | قیدیوں پر مزید احسان |
| ۱۵۶ | آپ ﷺ کا جبریل کو جواب | ۱۳۸ | جارج میل کی رائے |
| | حضور ﷺ کے دولت کدہ کا حال | ساتواں باب: آنحضور ﷺ ایک حکمران کی حیثیت میں | |
| ۱۵۸ | آپ ﷺ کا زہد اختیاری تھا نہ کہ اضطراری | ۱۴۰ | بیغیر انقلاب |
| ۱۵۹ | نواں باب: آنحضور ﷺ ایک عابد کی حیثیت میں | ۱۴۱ | عرب کے پر امن حالات |
| ۱۶۰ | آپ کی عبادت کا نقشہ | ۱۴۱ | حضور ﷺ کی سربراہان مملکت سے خط و کتابت |
| ۱۶۴ | حضور ﷺ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ | ۱۴۳ | شاہ یمامہ و اسکندریہ |
| ۱۶۵ | رمضان المبارک کی عبادت | ۱۴۳ | خرو پرویز |
| ۱۶۵ | عبادت کی ترغیب | ۱۴۴ | شاہ قسطنطنیہ |
| ۱۶۶ | حضور ﷺ کا عکس صحابہ رضی اللہ عنہم میں | ۱۴۵ | قیصر اور ابوسفیان |
| | | | حضور ﷺ کے حکومتوں سے معاہدے |
| | | ۱۴۸ | معاہدہ یہود |
| | | ۱۴۹ | معاہدہ یہود |

دسواں باب: آنحضور ﷺ ایک

جج کی حیثیت میں

- ایک جج کے لیے ضروری باتیں ۱۶۹
حضور ﷺ کا عدل و انصاف ۱۷۰
کفار و مشرکین کا اعتراف ۱۷۰
حجر اسود کا فیصلہ ۱۷۱
عدل کی لاثانی مثال ۱۷۲
حضور ﷺ کی عدالت تکلف سے مبرا تھی ۱۷۳
عدل و مساوات کا روح پرور ۱۷۴
واقعہ ۱۷۵
آپ ﷺ کی تحقیق و تفتیش کا نمونہ ۱۷۵
ایک مسلمان اور یہودی میں ۱۷۶
فیصلہ کی نظیر ۱۷۶
محاصرہ طائف کا واقعہ ۱۷۷
قبیلہ بنو ثعلبہ کا فیصلہ ۱۷۸

گیارہواں باب: آنحضور ﷺ ایک

ایک طبیب کی حیثیت میں

- اصول حفظان صحت ۱۷۹
دانتوں کی صفائی ۱۸۰
طب مغربی اور طب نبوی ۱۸۱

- دانتوں کی صفائی کے فوائد ۱۸۲
وضو کا صحت پر اثر ۱۸۲
غسل کے طبی فوائد ۱۸۳
نماز پنجگانہ کے طبی فوائد ۱۸۵
روزے کے جسمانی فوائد ۱۸۶
کم خوری کے طبی فوائد ۱۸۶
حضور ﷺ کا حکیمانہ ارشاد ۱۸۷
ایک تاریخی واقعہ ۱۸۷
سادہ خوراک کی ہدایت ۱۸۸
چھان بورا کے فوائد ۱۸۹
پانی پینے میں ہدایات ۱۸۹
داڑھی اور مونچھوں کے احکام ۱۹۰
ڈاکٹر اے میکڈانلڈ کی جدید تحقیقات ۱۹۱
بینائی کے بارے میں حضور ﷺ کی ہدایات ۱۹۱
حضور ﷺ کے معالجات ۱۹۲
شہد کے فوائد ۱۹۲
عود ہندی اور عود بحری سے علاج ۱۹۳
سناکی سے علاج ۱۹۴
کلو نجی سے علاج ۱۹۵
بخار کا علاج ۱۹۵

تیرہواں باب: آنحضور ﷺ ایک

شہری کی حیثیت میں

- آپ ﷺ کے تعلقات کی وسعت ۲۱۰
ہمسایہ اقوام سے تعلقات ۲۱۲
غیر مسلموں کی میزبانی ۲۱۳
بیماروں کی بیمار پرسی ۲۱۶
خادم مسجد کی نماز جنازہ ۲۱۶
ہمسایوں کی خبر گیری ۲۱۷
قبائل میں مصالحت ۲۱۸
دیہاتیوں کا خیال ۲۱۹
آداب مجلس کی تلقین ۲۱۹
نو وارد کی تعظیم ۲۱۹
مصافحہ اور معانقہ ۲۲۰
دوستوں کا خیال ۲۲۱

چودھواں باب: آنحضور ﷺ ایک

پیر کی حیثیت میں

- حضور ﷺ سب پیروں کے پیر ۲۲۲
صحیح پیر و مرشد ۲۲۲
حضور ﷺ پیر کامل ہیں ۲۲۳
ساری دنیا میں بڑا ہے کون

- فساد خون کا علاج ۱۹۶
انگوری سرکہ کے منافع ۱۹۶
ماء الشعیر کے فوائد ۱۹۶
منشی اور مسکر اشیاء کے نقصانات ۱۹۷
جدید سائٹیفک تحقیقات ۱۹۷

بارہواں باب: آنحضور ﷺ ایک

سخی کی حیثیت میں

- سخی اور زاہد میں فرق ۱۹۸
حضور ﷺ سخی بھی تھے اور ۱۹۸
زاہد بھی ۱۹۸
عظیم ترین صفت ۱۹۹
آپ ﷺ کی زبان اقدس پر کبھی "نہ" نہیں آیا ۱۹۹
سخاوت کا بحر بکراں ۲۰۰
اہل بیت کو جو دو سخا کی تلقین ۲۰۳
سخاوت کی انتہا ۲۰۳
آپ ﷺ قبل از بعثت بھی سخی تھے ۲۰۴
آپ کا سحاب سخاوت سب پر برستا تھا ۲۰۵
گداگری کی کراہت و حرمت ۲۰۷
اور اسوۂ رسول ﷺ

| | | | |
|-----|---|-----|------------------------------|
| ۲۳۳ | حضرت کے سوا؟ | ۲۳۳ | حبیب رضی اللہ عنہ کے لیے دعا |
| ۲۳۴ | حضور ﷺ کی بیعت | ۲۳۴ | بارش کے لیے دعا |
| ۲۳۴ | حضور ﷺ کی بیعت کا مقصد | ۲۳۵ | حضور ﷺ کے وظیفہ |
| ۲۳۴ | حضور ﷺ نے عورتوں سے ہاتھ نہیں ملایا | ۲۳۶ | فکر و غم کا وظیفہ |
| ۲۳۴ | عورتوں کو پردہ میں رہنے کی تلقین | ۲۳۶ | قرض کا وظیفہ |
| ۲۳۵ | شیطان پیر اور دیوث مرید | ۲۳۷ | کاروبار میں برکت کا وظیفہ |
| ۲۳۶ | علامہ ابن کثیر کی روایت | ۲۳۷ | مرض کا وظیفہ |
| ۲۳۶ | عورتوں کا عہد | ۲۳۸ | حضور ﷺ کا یمن و برکت |
| ۲۳۶ | مردوں کی بیعت | ۲۳۹ | خوراک میں برکت |
| ۲۳۶ | حضور ﷺ کی دعائیں | ۲۴۱ | سواری میں برکت |
| ۲۳۷ | حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا | ۲۴۱ | جسمانی قوت میں برکت |
| ۲۳۷ | حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لیے دعا | ۲۴۱ | سر کے بالوں میں برکت |
| ۲۳۷ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کے لئے دعا | ۲۴۲ | کنویں میں برکت |
| ۲۳۷ | قبیلہ دوس کے لیے دعا | ۲۴۲ | باغ میں برکت |
| ۲۳۷ | اہل مدینہ کے لیے دعا | ۲۴۲ | آپ ﷺ سے بڑا کوئی پیر نہیں |
| ۲۳۷ | سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کیلئے دعا | | |
| ۲۳۷ | ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا | | |
| ۲۳۷ | عروہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا | | |

پندرہواں باب: آنحضور ﷺ
ایک معلم کی حیثیت میں

| | |
|-----|---------------------------|
| ۲۴۴ | بہترین معلم اور لائق مدرس |
| ۲۴۴ | حضور ﷺ کی بنیادی حیثیت |
| ۲۴۴ | تعلیم کی اشاعت |
| ۲۴۵ | تعلیم کا مرکز و محور |
| ۲۴۵ | علوم نافع کی تلقین |

| | | | |
|-----|------------------------------------|-----|---|
| ۲۴۵ | تعلیم کا باقاعدہ آغاز | ۲۴۵ | حضور ﷺ کی ظرافت |
| ۲۴۸ | علم کی ترغیب | ۲۴۸ | دخول جنت کا باعث |
| ۲۴۸ | بہترین اور لائق معلم | ۲۴۸ | لغو مذاق منع ہے |
| ۲۴۹ | فضیلت علم | ۲۴۹ | ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے خوش طبعی |
| ۲۵۴ | خواتین کی تعلیم | ۲۵۴ | پھوپھی سے خوش طبعی |
| ۲۵۴ | آپ ﷺ کی علم سے محبت | ۲۵۴ | ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے خوش کلامی |
| ۲۵۵ | آپ ﷺ کا طریقہ تعلیم | ۲۵۵ | ایک شخص سے دل لگی |
| ۲۵۶ | آپ ﷺ کے طریقہ تعلیم کی خصوصیات | ۲۵۶ | حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خوش طبعی |
| ۲۵۸ | آپ ﷺ کی تعلیم کا نمونہ | ۲۵۶ | صحابہ رضی اللہ عنہم کی حضور ﷺ سے خوش طبعی |
| ۲۵۸ | سعادت مند کون؟ | ۲۵۸ | حضور ﷺ کی ایک دیہاتی سے دل لگی |
| ۲۵۹ | مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے | ۲۵۹ | بچوں سے خوش طبعی |
| ۲۶۰ | قوم کے راہنما کی عزت کرو | ۲۶۰ | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دل لگی |
| ۲۶۰ | قوم کے سردار کا منصب | ۲۶۰ | حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خوش مذاقی |
| ۲۶۱ | بے ادب ہم سے نہیں بڑا عقل مند کون؟ | ۲۶۱ | سترہواں باب: آنحضور ﷺ ایک تاجر کی حیثیت میں |
| ۲۶۱ | لگائی بجھائی کرنے والے کا انجام | ۲۶۱ | حضور ﷺ کا آغاز تجارت |
| ۲۶۲ | خدا کس کی حاجت روائی کرتا ہے | ۲۶۲ | حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تجارت |
| | | ۲۶۲ | حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کمرشل ایجنٹ |
| | | | سولہواں باب: آنحضور ﷺ ایک خوش مذاق کی حیثیت میں |
| | | | زندہ دلی |
| | | | ۲۶۴ |

سولہواں باب: آنحضور ﷺ ایک خوش مذاق کی حیثیت میں

| | |
|-----|--------------------------|
| ۲۶۴ | حضور ﷺ کی تجارت میں برکت |
|-----|--------------------------|

عرض ناشر

”رہبر کامل“ سیرت النبی ﷺ پر اپنی طرز کی منفرد کتاب ہے۔ اس کتاب کی مقصدیت یہ ہے کہ اس میں آنحضرت فداہ ابی و امی ﷺ کی ذات گرامی کو انیس (۱۹) مختلف حیثیتوں میں پیش کرنے کے بعد یہ ثابت کیا گیا ہے کہ پوری کائنات میں بجز آپ ﷺ کے اور کوئی شخصیت نہیں ہے کہ جسے دنیائے انسانیت کے سامنے کامل ہونے کے طور پر پیش کیا جاسکے۔ یقیناً آپ ﷺ ہی رہبر کامل ہیں۔ آپ ﷺ کے بارے میں کوئی بڑی سے بڑی شخصیت اس لقب کی اہل اور اس وصف کی حامل نہ ہوئی ہے۔

حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے اس حسن و خوبی سے موضوع پیش کیا ہے کہ اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ ”رہبر کامل ﷺ“ واقعات سیرت کا حسین مرقع ہے۔ اس کتاب میں آپ کی حیات طیبہ کے واقعات اس انداز سے یکجا کر دیئے ہیں کہ قارئین کی نیکی نہ صرف برقرار رہتی ہے بلکہ فزوں تر ہوتی ہے۔ یہ کتاب عوام کے علاوہ سبب فکر و دانش سے زبردست خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔

حقیقت یہ کہ سیرت النبی ﷺ پر لکھنے والا کوئی مصنف یا اس موضوع پر تقریر کرنے والا کوئی مقرر یا خطیب ”رہبر کامل“ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ”رہبر کامل“ سیرت النبی ﷺ کے گرامی قدر موضوع پر انیس (۱۹) عنوانات کا حسین گلدستہ ہے یا اس موضوع پر خطاب کرنے والے، واعظین، لیکچرز، مقررین یا خطباء کے لیے انیس اختصار پر کا دلکش مرقع ہے۔

ادارہ مسلم پبلی کیشنز سوہدرہ گوجرانوالہ لائق مبارک باد ہے کہ اس نے اس

۲۹۵

اعمال کی اصلاح

انیسواں باب: آنحضور ﷺ کی صورت مبارکہ

۲۹۹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان

۳۰۰

حضور ﷺ کا بیان

۳۰۰

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نظریہ

۳۰۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ

۳۰۱

ظاہر و باطن کا حسن

مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشاہدات

۳۰۲

و تاثرات

۳۰۳

ام معبد کا بیان

۳۰۳

جسم اطہر کا خاکہ



۲۷۸

تجارت کی ترغیب

۲۷۸

صحابہ رضی اللہ عنہم اور تجارت

۲۸۰

تجارت کی عظمت و فضیلت

۲۸۱

حلال تجارت

۲۸۲

حلال کاروبار کی برکت

اٹھارہواں باب: آنحضور ﷺ ایک مصلح کی حیثیت میں

۲۸۴

منفرد مصلح

۲۸۵

اعلیٰ درجہ کا مصلح

۲۸۵

رسم غلامی کی اصلاح

۲۸۶

قیدیوں کی رسوم کی اصلاح

۲۸۴

قیدیوں پر ظلم اور اس کی اصلاح

۲۸۷

لڑکیوں پر ظلم اور اس کی اصلاح

۲۸۷

جاہلانہ نکاح اور ان کی اصلاح

۲۸۸

عورتوں پر ظلم کی اصلاح

۲۸۸

انسانیت پر ظلم کی اصلاح

۲۸۹

توہمات اور رسومات کی اصلاح

۲۹۰

بوجھل بندھنوں سے نجات دلائی

۲۹۱

دیگر معاشرتی اصلاحات

۲۹۱

طبقاتی کشمکش

۲۹۲

اخلاقی برائیاں اور ان کی اصلاح

۲۹۳

عقائد کی اصلاح

ایمان افروز کتاب کو یوں شائع کیا ہے کہ جس کی یہ مستحق ہے۔ یہ ”رہبر کامل ﷺ“ کا تیرھواں ایڈیشن ہے جو اس وقت آپ کے مشتاق ہاتھوں میں ہے اور یہ اس کے قبول عامہ کی زبردست دلیل ہے۔

ہم نے ”رہبر کامل ﷺ“ پر بہت محنت اور رقم صرف کی ہے اور اپنی طرف سے حسی اور معنوی ہر دو اعتبار سے معیاری بنانے کی ہر ممکن سعی کی ہے۔ اس کتاب کا چوتھا اور پندرھواں عنوان کچھ مختصر تھا چونکہ یہ عنوانات تبلیغ اور تعلیم ایسے اہم موضوعات سے تعلق رکھتے تھے اس لیے ہم نے ان موضوعات پر مزید خامہ فرسائی کی ہے تاکہ تبلیغ اور تعلیم ایسے ضروری موضوع تشنہ تکمیل نہ رہیں۔ انیسواں عنوان جو آپ کی صورت مبارکہ کے بارے میں تھا ہم نے اس میں بھی مناسب اضافہ کیا۔ ہماری یہ بھی کوشش ہے کہ کتاب ہذا کو مزید بڑھایا جائے اور چند اور عنوانات جو وقت کے لحاظ سے بہت اہم اور ضروری ہوں شامل کتاب کر دیئے جائیں۔ چنانچہ ہم نے وقت کے لحاظ سے مزید ضروری عنوانات اور ترتیب دے کر ”رہبر کامل حصہ دوم“ کے نام سے الگ حصہ تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اگر توفیق الہی شامل حال رہی تو آئندہ ایسے ہی متعدد عنوانات رہبر کامل جلد دوم کے نام سے شائع کر دیں گے۔

آخر میں ہم جملہ اہل اسلام سے التماس کرتے ہیں کہ فی زمانہ سیرت النبی ﷺ کو عام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ ”رہبر کامل“ کی نشر و اشاعت میں حصہ لیں اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں اور اگر ممکن ہو تو اسے عامۃ الناس میں تقسیم فرمائیں۔ یہ اصلاح قوم اور فلاح آخرت کا بہترین ذریعہ ہے۔

فقط والسلام

محمد ادریس فاروقی۔ مسلم پبلیکیشنز۔ لاہور / سوہدرہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دیباچہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت تک سیرت نبوی ﷺ سے متعلق بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں کتابیں پاک و ہند میں چھپ چکی ہیں مگر جس رنگ میں یہ سیرت پیش کی جا رہی ہے یقیناً اس طرز کی کوئی کتاب آپ کی نظر سے نہ گزری ہو گی۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ ہی دنیا میں وہ فرد کامل اور انسان مکمل ہوئے ہیں کہ ان کی نظیر نہ آج تک کوئی پیدا ہوئی اور نہ آئندہ پیدا ہوگی۔ بے شک خدا نے دنیا کی ہدایت کے لیے بڑے بڑے پیغمبر رسول اور نبی مبعوث فرمائے، بعض قوموں میں رشی اور منی بھی ہوئے گورو اور مہاتما بھی آئے مگر کسی قوم کا ہادی کسی قوم کا پیشوا اور راہنما ایسا نہیں ہوا جو انسانی زندگی کا ایک مکمل لمحہ عمل ان کے سامنے رکھ سکے اور اپنی زندگی کو اپنی امت اور اپنی قوم کے تمام افراد کے لیے بطور نمونہ پیش کر سکے۔ یہ فخر صرف اسی قدسی صفات ذات گرامی کو حاصل ہے جو تمام دنیا کے لیے یکساں راہبر اور مرشد و ہادی بن کر آیا اور جس کے متعلق خود مالک الملک نے فرمایا کہ:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا﴾ (سبا: ۲۸)

”اے حبیب! ہم نے تجھے تمام دنیا کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔“

اسی لیے یہ ارشاد فرمایا کہ:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

آنحضور ﷺ ایک بیٹے کی حیثیت میں

آپ کی ولادت حضور ﷺ دو شنبہ کے دن ۹ ربیع الاول ۱۰ عام الفیل مطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ مطابق ۲۵ بیساکھ ۶۲۸ بکری مکہ معظمہ میں بعد از صبح صادق اور قبل طلوع آفتاب پیدا ہوئے۔^۱ تاریخ پیدائش میں بعض مؤرخین نے اختلاف کیا ہے کسی نے ۸ / ربیع الاول کسی نے ۱۲ / ربیع الاول لکھی ہے مگر دو شنبہ (سوموار) کے دن پر سب متفق ہیں اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ حضور ﷺ سوموار کے دن پیدا ہوئے تھے جب حساب لگایا جاتا ہے تو سوموار کا دن ۹ / ربیع الاول کے اور کسی تاریخ کے ساتھ مطابقت نہیں کھاتا۔ اس لیے لا محالہ صحیح تاریخ پیدائش ۹ / ربیع الاول ہی ہو سکتی ہے۔

ہندوستان کے مایہ ناز مؤرخ اور سیرت نبوی "رحمتہ للعالمین ﷺ" کے مشہور مصنف علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری علیہ الرحمۃ نے بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد اور تمام سینن مروجہ کا مقابلہ کر کے ۹ - ربیع الاول ہی کو ترجیح دی ہے اور لکھا ہے کہ یہی تاریخ صحیح ہے۔

ولادت پر خوشی آپ کی پیدائش پر آپ کے سب رشتہ داروں کو بڑی خوشی ہوئی آپ کے والد بزرگوار حضرت عبداللہ اگرچہ آپ کی پیدائش

سے پہلے ہی انتقال فرما چکے تھے، مگر آپ کے چچا ابوطالب وغیرہ اور آپ کے دادا محترم تھے، جو فرط انبساط سے جامہ میں پھولے نہ سماتے تھے۔ ابولہب کو جب اس کی بطنی ٹویہ نے آپ کی تولید کی خبر دی تو وہ اتنا خوش ہوا کہ اس خوش خبری سنانے میں کوئی کوتاہی نہ کی اور آپ کو آزاد کر دیا۔^۲ آپ کے دادا عبدالطلب نے جب یہ خبر سنی تو سنتے ہی گھر میں آئے اور آپ کو اٹھا کر خانہ کعبہ لے گئے۔ اور دعا مانگ کر آپ کو لایا۔^۳ اور پھر ساتویں دن قربانی کی اور تمام قریش کو دعوت دی، دعوت کھا کر لوگوں نے پوچھا کہ "بچے کا نام کیا رکھا؟"

عبدالطلب نے کہا: "محمد"

لوگوں نے تعجب سے پوچھا: "کہ آپ نے اپنے خاندان کے سب مروجہ ناموں کو چھوڑ کر یہ نام کیوں رکھا؟"

کہا "میں چاہتا ہوں کہ میرا بچہ دنیا بھر کی ستائش اور تعریف کا شایان قرار پائے۔"

اسم شریف کا اعجاز دادا کے مقرر کردہ نام پر غور کرو اور دیکھو کہ وہ کس زمانہ میں اور کس ماحول میں ایسا نام تجویز کر رہا ہے اور کس طرح ایک اچھے نام سے اچھے کام کی توقع رکھتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ کے والدین 'عبداللہ و آمنہ کے اسمائے گرامی پر بھی غور کرو۔ اس زمانے کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہوئے آپ یقیناً تعجب کریں گے کہ ایسے پاک نام کیونکر رکھے گئے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی ارباب نبوت تھا۔

^۱ فتح الباری ۹ / ۱۳۰

^۲ سیرۃ ابن ہشام ۱ / ۱۶۸

^۳ البداية والنهاية ۲ / ۲۳۷ ۵۷ مراد نبوت کی ابتدائی علامات

جس بچے کو باپ کے خون سے عبودیت الہی اور ماں کے دودھ سے امن عامہ کی گھٹی ملی ہو۔ کچھ تعجب نہ کرنا چاہیے کہ وہ محمود الافعال اور حمید الصفات ہو۔ اور تمام دنیا کی زبان سے ”محمد“ کہلائے۔ (ﷺ)

بچپن کی برکات | سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتے میں امانت دار نور محمدی علیہ التیجۃ والثناء بن گئی تھیں۔ آپ کو خواب میں بتایا گیا تھا کہ بچے کا نام ”احمد“ رکھنا۔ چنانچہ ماں نے آپ ﷺ کا نام احمد رکھا،^۱ اور دادا نے محمد ﷺ۔ پس یہ دونوں نام حضور ﷺ کے ذاتی نام ہیں۔ اس خواب کے بعد سیدہ آمنہ کو یقین ہو گیا تھا کہ ان کا مولود نہایت مبارک و مسعود ہو گا۔ چنانچہ جب حلیمہ سعدیہ نے حضور ﷺ کو گود لینے میں اس لیے تامل کیا کہ آپ یتیم بچے ہیں تو حضرت آمنہ نے فرمایا تھا:

يَا ظَنِيْرُ سَلِّيْ عَنْ اِبْنِكَ فَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ لَهُ شَانٌ۔

”اے دایہ اس بچے سے مطمئن رہو اس کی بڑی شان ہونے والی ہے۔“^۲

شروع شروع میں چند روز آپ ﷺ کو آپ کی والدہ ماجدہ اور آزاد شدہ لونڈی ثویبہ نے دودھ پلایا^۳ مگر جب آٹھ دن کے ہو گئے۔ تو شرفائے مکہ کے دستور اور آب و ہوا کے لحاظ سے آپ ﷺ کو ایک بدوی عورت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کر دیا گیا۔^۴

^۱ سیرۃ ابن ہشام ۱/ ۱۶۸۔

^۲ طبقات ابن سعد ۱/ ۱۱۱۔

^۳ بخاری، النکاح: باب یحرم من الرضاۃ ما یحرم من النسب حدیث نمبر ۵۱۰۱۔ مسلم،

الرضاع: باب تحریم الریبة و اخت المرأة: حدیث نمبر ۱۳۲۹۔

^۴ سیرۃ ابن ہشام ۱/ ۱۷۳-۱۷۱۔

آپ کی برکت کا اثر سواری پر | حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے کہ جب حضور ﷺ کو یتیم سمجھ کر کسی دایہ نے دودھ پلانے کے لیے لیا کہ اس سے ہمیں خاطر خواہ منفعت نہ ہوگی۔ تو آپ ﷺ کی والدہ نے مجھے کہا۔ مجھے بھی گویا خیال تھا کہ تنخواہ کم ملے گی، مگر چونکہ مجھے شہر سے اور کوئی بچہ نہ ملا تھا اس لیے میں نے آپ ﷺ کو لے لیا۔ میں ایک غریب عورت تھی۔ میری سواری بھی دوسری عورتوں کی سواریوں سے کمزور تھی مگر میں جب حضور ﷺ کو لے کر روانہ ہوئی تو میری سواری سب سے آگے نکل گئی۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بچہ انفرادی شان کا حامل ہو گا۔^۱

آپ ﷺ پر بادل کا سایہ | حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں۔ ایک دن آپ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ کھلتے کھلتے دور چلے گئے۔ مجھے خدشہ ہوا کہ کوئی درندہ آپ ﷺ کو نقصان نہ پہنچائے اس لیے میں آپ کی جستجو میں نکلی۔ جب آپ ﷺ مجھے ملے تو میں نے شیماء کو ڈانٹا کہ ”تو اپنے بھائی کو اتنی دور دھوپ میں کیوں لے آئی؟“ شیماء نے کہا:

”اماں ہمیں دھوپ نہیں لگی۔ میرا بھائی جدھر جاتا تھا ایک بادل کا ٹکڑا سر پر سایہ کیے ہوئے ساتھ ساتھ ہوتا تھا۔“

حلیمہ کہتی ہیں کہ جب میں نے اوپر دیکھا بیچ مچ ایک بادل کا ٹکڑا تھا جو آپ کے سر پر سایہ فگن تھا۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں آپ کی عزت اور بھی بڑھ گئی۔^۲

آپ ﷺ کا پہلا انشراح صدر | حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب آپ نے ذرا ہوش سنبھالا تو آپ ﷺ اپنے دوسرے

^۱ سیرۃ ابن ہشام ۱/ ۱۷۳-۱۷۱۔

^۲ البدایہ والنہایہ ۲/ ۲۵۶۔